از عدالتِ عظمیٰ

مس سویتاسام ویدی ودیگر۔

بنام

یونین آف انڈیاودیگراں

تاریخ فیصلہ: 30 جنوری 1996

[مدن موہن پنچھی اور کے وینکٹاسوامی، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

ریلوے-ریلوے ملازم کو مختص رہائشی رہائش-سبکدوش ملازم کے بیٹے/غیر شادی شدہ بیٹی کے حق میں باقاعدگی-اہل افراد میں شادی شدہ بیٹی کا مقام—ملازم جو شادی شدہ بیٹی کے حق میں حق انتخاب استعمال کر رہا ہے-ریلوے حکام نے ریلوے بورڈ کے سرکولر کی تاریخ 11.8.1992 پر انحصار کرتے ہوئے دعوی خارج کر دیا-قرار پایا کہ سرکولر آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے جہاں تک کہ یہ شادی شدہ بیٹی کے ساتھ امتیازی سلوک کرتا ہے-سرکولر کو شادی شدہ بیٹی کے حق میں اہل افراد میں سے ایک کے طور پر پڑھا جائے۔

آئینِ ہند:

آرٹیکل 14-سرکاری رہائش-سبکدوش ملازم کے بیٹے/بیٹی کے حق میں باقاعدگی-ریلوے بورڈ سرکیولر مورخہ 11.8.1992-جہاں تک یہ شادی شدہ بیٹی کے ساتھ امتیازی سلوک کرتا ہے، آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی قرار دیا گیا-شادی شدہ بیٹی کو دیگر اہل افراد کے برابر رکھا گیا۔

اپیل کنندہ نمبر 2، دہلی میں تعینات ایک ریلوے ملازم نے اپنی سبکدوشی سے پہلے ریلوے حکام سے درخواست کی کہ وہ اپنی شادی شدہ بیٹی، اپیل کنندہ نمبر 1، جو ریلوے کا ملازم بھی ہے، اسے الاٹ کیے گئے ریلوے کوارٹر کو بانٹنے کے لیے۔اس نے بتایا کہ اس کے دونوں بیٹے دہلی سے باہر کام کر رہے تھے اور اسے اپنی بیٹی کی ضرورت تھی جو اس کی اور اس کی بیمار بیوی کی دیکھ بھال کرے۔اس کی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست قبول کر لی گئی اور اپیل کنندہ نمبر 1 کو اس کے والد کو مختص کردہ ریلوے کوارٹر کو سوار کے ساتھ بانٹنے کی اجازت دی گئی تھی کہ وہ اپنے والد کی سبکدوشی کے بعد رہائش کو باقاعدہ بنانے کی حقدار نہیں ہوگی۔ اپیل کنندہ نمبر 1، اس کے والد کی سبکدوشی سے ایک دن پہلے، سہ ماہی کو باقاعدہ بنانے کے لیے درخواست دی گئی، لیکن اس کے دعوے کو اس بنیاد پر خارج کر دیا گیا کہ ایک شادی شدہ بیٹی ریلوے سہ ماہی کو باقاعدہ بنانے کے اہل نہیں ہے۔ اپیل کنندہ نمبر کی نمائندگی 2 کو بھی خارج کر دیا گیا۔ اپیل گزاروں نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے ناکام ہونے کے بعد موجودہ اپیل دائر کی۔

جواب دہندگان نے ریلوے بورڈ کے سرکیولر پر انحصار کیا جس میں کہا گیا تھا کہ سبکدوش ریلوے ملازم کا بیٹا / غیر شادی شدہ بیٹی ریلوے کوارٹر کی الاٹمنٹ کا اہل ہوگا، اور شادی شدہ بیٹی کو رعایت صرف اس صورت میں دی جائے گی جب ملازم کا کوئی بیٹا نہ ہو یا شادی شدہ بیٹی واحد شخص ہو جو والدین کی دیکھ بھال کے لیے تیار ہو اور بیٹے ایسا کرنے کے قابل نہ ہوں (مثال کے طور پر نابالغ بیٹے)۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. وزارت ریلوے کا سرکیولر جس کی تاریخ 11.8.1992 ہے، شادی کی وجہ سے خواتین کے درمیان صنفی امتیاز اور امتیازی سلوک کی دوہری برائیوں کا شکار ہے۔ سرکیولر، جہاں تک یہ ایک شادی شدہ بیٹی کے خلاف امتیازی سلوک کرتا ہے، مکمل طور پر غیر منصفانہ، صنفی متعصبانہ اور غیر معقول ہے، جسے آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے۔ شادی شدہ بیٹی کی اہلیت کو غیر شادی شدہ بیٹی کے برابر رکھا جانا چاہیے (کیونکہ وہ اس ریاست میں ہونی چاہیے)، تاکہ سرکیولر کے پہلے حصے کے فائدے کا دعوی کیا جا سکے۔

1.2. سبکدوش اہلکار کی بڑھاپے میں دیکھ بھال اور توجہ کی توقعات اور اس کے کسی بچے سے اس کی پیدائش کو اس کے انتخاب کو محدود کر کے غلط نہیں ٹھہرایا جا سکتا، یا اس کی امیدوں کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ غیر منصفانہ اور غیر معقول ہوگا۔ اگر اس کی صرف ایک شادی شدہ بیٹی ہے، جو ریلوے کا ملازم ہے، اور اس کے دوسرے بچوں میں سے کوئی نہیں ہے، تو اس کی پسند اس ریلوے ملازم کی شادی شدہ بیٹی تک محدود ہے اور ہونی چاہیے۔ اسے اس بیٹی کو ریلوے رہائش کو باقاعدہ بنانے کے لیے نامزد کرنے کی غیر متزلزل حیثیت میں ہونا چاہیے۔ یہ صرف ریلوے سروس میں ایک سے زیادہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بچوں کے معاملے میں ہے کہ اسے ایک انتخاب کا استعمال کرنا پڑ سکتا ہے اور اس بات کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ انتخاب کو اس نکتے پر سبکدوش ہونے والے اہلکار کے فیصلے پر نہیں چھوڑا جائے اور ریلوے حکام بچے کی جنس سے قطع نظر اس کا احترام نہ کریں۔

1.3. ٹریبونل نے اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا کہ سرکیولر کا مقصد صرف اہل افراد کو درج کرنا تھا، جو باقاعدگی کا دعوی کر سکتے تھے لیکن دعوی کرنے سے پہلے ریلوے ملازم ہونے کی اہم شرط کو پورا کرنا تھا۔ پہلی اپیل کنندہ، صرف اسی بنیاد پر اہل تھی (صنفی نااہلی کے تابع)، اور دوسری اپیل کنندہ رہائش کو برقرار رکھنے کے لیے اس کے حق میں اپنی پسند / اختیار کا استعمال کر سکتی تھی، جس سے ریلوے حکام کو اس کے حق میں سہ ماہی کو باقاعدہ بنانے کا پابند کیا جا سکتا تھا، بشرطیکہ دیگر شرائط کی تکمیل ہو۔ ظاہر ہونے والی غلطی کو اس طرح درست کیا جاتا ہے۔ پہلا اپیل کنندہ، حقائق اور حالات میں سہ ماہی کو باقاعدہ بنانے کے لیے واحد اہل شخص ہوگا اور جواب دہندگان اسی کے مطابق اس کے حق میں حکم دیں گے۔

1.4۔ 11.8.1992 کا سرکیولر صنفی امتیاز کا ہونے کی وجہ سے آئین کے آرٹیکل 14 کے مطابق لایا گیا ہے۔ سرکیولر کو پڑھا ہوا سمجھا جائے گا اور شادی شدہ بیٹی کے حق میں اس کے آغاز سے ہی اسے اہل افراد میں سے ایک کے طور پر پڑھا گیا ہے، دیگر ان کے علاوہ، دو شرائط کے تابع کہ وہ (1) ریلوے ملازم ہے؛ اور (ii) سبکدوش اہلکار نے باقاعدگی کے لیے اپنے حق میں انتخاب کا استعمال کیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2441، سال 1996۔

او اے نمبر 2443، سال 1994 میں نئی دہلی میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 1.6.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کے لیے انیس سہروردی کے لیے ذکی احمد خان۔

جواب دہندگان کے لیے اشوک بھان اور اے کے شرما۔

عدالت کا فیصلہ پنچھی جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ اپیل صنفی انصاف کے لیے آواز اٹھاتی ہے۔

ہمارے سامنے دو اپیل کنندگان ایک شادی شدہ بیٹی اور باپ ہیں۔ دوسرا اپیل کنندہ بھارتیہ ریلوے کی ملازمت میں تھا۔ ملازمت کے دوران، انہیں کوارٹر نمبر 3/30، ریلوے کالونی، کشن گنج، دہلی الاٹ کیا گیا۔ وہ 31.12.1993 پر سبکدوش ہونے والے تھے۔ یہ ایک مختلف معاملہ ہے کہ اسے ریلوے کوارٹر کو اس کے بعد زیادہ سے زیادہ آٹھ ماہ کی اجازت شدہ مدت کے لیے 31.8.1994 تک برقرار رکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ سبکدوشی سے بہت پہلے، 18.3.1993 پر دوسرے اپیل کنندہ نے متعلقہ ریلوے حکام سے درخواست کی کہ وہ اپنی شادی شدہ بیٹی کو اس بنیاد پر الاٹ کردہ رہائش میں شریک کرنے کی اجازت دے کہ وہ دہلی میں ریلوے کی ملازم ہے جسے "سینئر ایس او/ٹی اے/ڈی کے زیڈ" کہا جاتا ہے۔ اس نے نشاندہی کی کہ اس کے دو بیٹے دہلی سے کام کرتے ہیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی ریلوے ملازم نہیں تھا، جبکہ اس کی شادی شدہ بیٹی ایک تھی، اور اسے اپنی اور اپنی بیمار بیوی کی دیکھ بھال کے لیے اس کی ضرورت تھی۔ اس کی درخواست کو اتنا ہی موافق طور پر منظور کیا گیا جتنا کہ 31.5.1993 پر، پہلے اپیل کنندہ کو اپنے والد کے ریلوے کوارٹر کو 16.36.1993 سے سوار کے ساتھ بانٹنے کی اجازت دی گئی تھی کہ وہ دوسرے اپیل کنندہ کی سبکدوشی کے بعد ریلوے کوارٹر کو باقاعدہ بنانے کی حقدار نہیں ہوگی۔ بہر حال، دوسرے اپیل کنندہ کی سبکدوشی سے ایک دن پہلے، پہلے اپیل کنندہ نے سہ ماہی کو باقاعدہ بنانے کا دعوی کرتے ہوئے کہا کہ اس کے بھائی اس کے والدین کی دیکھ بھال کرنے کی حیثیت میں نہیں ہیں، جبکہ وہ تھی، اور مستقبل میں اپنے والدین کی بھی دیکھ بھال کرے گی۔ 31.1.1994 پر اس بنیاد پر استدعا کو خارج کر دیا گیا کہ ایک شادی شدہ بیٹی ریلوے کوارٹر کو باقاعدہ بنانے کی اہل نہیں ہے۔ دوسرے اپیل کنندہ نے شمالی ریلوے کے ڈویژنل اور سپرنٹنڈنٹ انجینئر (اسٹیٹ) کو بھی ایک نمائندگی پیش کی، جس میں ایسی مثالوں کا حوالہ دیا گیا جہاں شادی شدہ بیٹیوں کے حق میں ریلوے رہائش کو باقاعدہ بنایا گیا تھا۔ درخواست کو 4.7.1994 کو ڈویژنل اور سپرنٹنڈنگ انجینئر کی جانب سے جنرل مینیجر، شمالی ریلوے کو ارسال کیا گیا، جس میں یہ نشاندہی کی گئی کہ پہلی اپیل کنندہ 25.2.1973 سے ریلوے کی ملازمت میں ہیں، 16.3.1993 سے اپنے والد کے ساتھ رہائشی سہولت کا اشتراک کر رہی ہیں اور اس تاریخ سے اپنے حصے پر ہاؤس رینٹ الاؤنس نہیں لے رہی ہیں۔ اس موضوع پر ریلوے سرکیولر کی وجہ سے اس کی درخواست کو خارج کر دیا گیا۔ اس کے بعد دونوں اپیل کنندگان معاملے کو سنٹرل

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، پرنسپل بینچ، نئی دہلی لے گئے لیکن کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔اس طرح انہوں نے مناسب راحت کے لیے اس عدالت کے دروازے کھٹکھٹائے ہیں۔

دفاع میں جواب دہندگان ریلوے بورڈ کے سرکیولر پر انحصار کرتے ہیں جس کی تاریخ 11.8.1992 ہے، جس کے تحت قیود پر باقاعدگی کی اجازت ہے۔اس کا عملی حصہ مندرجہ ذیل ہے:

> "ریلوے وزارت کے خطوط نمبر E(G) 82 OR 1-23 مورخہ 27.12.1982 اور E(G) 85 OR 1-9 مورخہ 15.1.1990 کے مطابق، جب ریلوے کا کوئی ملازم جسے ریلوے رہائش مختص کی گئی ہے، ریٹائر ہوتا ہے، تو اس کے بیٹے، غیر شادی شدہ بیٹی، بیوی، شوہر یا والد کو، جیسا کہ معاملہ ہو، مقررہ شرائط کی تکمیل پر، ریلوے رہائش غیر معمولی بنیادوں پر مختص کی جا سکتی ہے۔
>
> وزارت ریلوے نے معاملے کا جائزہ لیا ہے اور ہدایات بذریعہ نگرانی میں ان کے خط نمبر E(G) 82 OR 1-23 مورخہ 27.12.1982 اس رعایت کا دائرہ کار کسی سبکدوش اہلکار کی شادی شدہ بیٹی تک بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے، اگر اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے یا ایسی صورت میں جہاں شادی شدہ بیٹی واحد شخص ہے جو والدین کو برقرار رکھنے کے لیے تیار ہے اور بیٹے ایسا کرنے کی حیثیت میں نہیں ہیں (مثال کے طور پر نابالغ بیٹے)۔یہ پہلے سے مقرر کردہ شرائط سے مشروط ہوگا جو اس طرح کی مراعات کے خواہاں دیگر اہل نابالغ پر لاگو ہوتی ہیں۔
>
> اوپر بتایا گیا فیصلہ موت / طبی نااہلی کی صورت میں بھی یکساں طور پر لاگو ہوگا۔"

جیسا کہ سرکیولر کے سادہ پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے، ایک سبکدوش افسر کی شادی شدہ بیٹی باقاعدگی حاصل کرنے کی اہل ہے اگر اس کے سبکدوش والد کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔اس طرح اس کے پاس ایک قدم ہے، جسے مکمل طور پر ایک بے ذات قرار نہیں دیا جانا چاہیے۔اگر اس کا بیٹا ہے، تو وہ ایسا کرنے کی حیثیت میں نہیں ہوگی، جب تک کہ وہ والدین کی دیکھ بھال کرنے سے قاصر ہو، مثال کے طور پر نابالغ بیٹے کی طرح، لیکن پھر وہ واحد شخص ہونی چاہیے جو اپنے والدین کی دیکھ بھال کے لیے تیار ہو۔اس طرح یہ واضح ہے کہ ایک شادی شدہ بیٹی کو ریلوے کوارٹر کو باقاعدہ بنانے سے مکمل طور پر منع نہیں کیا گیا ہے، لیکن اس کا حق ہنگامی حالات پر منحصر ہے۔ایسا لگتا ہے کہ متعلقہ حکام اور

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل نے بھی اس اہم اور اہم عنصر کو نظر انداز کر دیا ہے کہ ایک شادی شدہ بیٹی صرف اس صورت میں باقاعدگی کی حقدار ہو گی جب وہ ریلوے ملازم ہو بصورت دیگر، وہ محض سبکدوش اہلکار کے ساتھ تعلقات کی وجہ سے باقاعدگی کی حقدار نہیں ہے۔ منطقی طور پر یہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ شادی شدہ بیٹی کے دعوے کو خارج کرنے سے پہلے بیٹے یا بیٹوں کی موجودگی، جو والدین کی دیکھ بھال کرنے کے قابل یا قاصر ہوں، کو دوبارہ ریلوے ملازمین ہونا پڑے گا۔ ہم فی الحال یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ وہ صرف صنف میں مرد ہونے کی وجہ سے ایسا کرنے کے قابل ہوں گے۔ صرف سرکیولر کی لفظی تشریح پر، اس طرح کا نتیجہ ناپسندیدہ ہوتا ہے۔

ایک عام مقولہ سرکیولر کو کسی حد تک دھندلا کرنے کے لیے زور دینے کے قابل ہے۔ یہ ہے:

> "بیٹا اس وقت تک بیٹا ہوتا ہے جب تک اسے بیوی نہ مل جائے۔ ایک بیٹی زندگی بھر بیٹی ہی رہتی ہے۔"

سبکدوش اہلکار کی بڑھاپے میں دیکھ بھال اور توجہ کی توقعات اور اس کے کسی ایک بچے سے اس کی پیدائش کو اس کے انتخاب کو محدود کر کے غلط نہیں ٹھہرایا جا سکتا، یا اس کی امیدوں کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ غیر منصفانہ اور غیر معقول ہو گا۔ اگر اس کی صرف ایک شادی شدہ بیٹی ہے، جو ریلوے کا ملازم ہے، اور اس کے دوسرے بچوں میں سے کوئی نہیں ہے، تو اس کی پسند اس ریلوے ملازم کی شادی شدہ بیٹی تک محدود ہے اور ہونی چاہیے۔ اسے اس بیٹی کو ریلوے رہائش کو باقاعدہ بنانے کے لیے نامزد کرنے کی غیر متزلزل حیثیت میں ہونا چاہیے۔ یہ صرف ریلوے سروس میں ایک سے زیادہ بچوں کے معاملے میں ہے کہ اسے انتخاب کرنا پڑ سکتا ہے اور ہمیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی ہے کہ انتخاب کو اس نکتے پر سبکدوش ہونے والے اہلکار کے فیصلے پر کیوں نہیں چھوڑا جائے اور ریلوے حکام بچے کی جنس سے قطع نظر اس کا احترام نہ کریں۔ ریلوے کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ بیٹے کے حق میں انتخاب کو منظم یا جبر کے تحت کر رہے ہوں، جب کہ وہ موجود ہوں اور اپنے والدین کی دیکھ بھال کرنے کے قابل ہوں۔ اس سلسلے میں وزارت ریلوے کا سرکیولر اس طرح ہمیں مکمل طور پر غیر منصفانہ، صنفی متعصبانہ اور غیر معقول معلوم ہوتا ہے، جسے آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے۔ شادی شدہ بیٹی کی اہلیت کو غیر شادی شدہ بیٹی کے برابر رکھا جانا چاہیے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(کیونکہ وہ ایک بار اس ریاست میں رہی ہوگی)، تاکہ سرکیولر کے پہلے حصے کے فائدے کا دعوی کیا جا سکے، جس کا حوالہ اس کے پہلے پیراگراف میں دیا گیا ہے۔

ٹریبونل نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ جب سرکیولر کی تاریخ 11.8.1992 خود اس کے سامنے خصوصی طور پر اعتراض نہیں کی گئی تھی، تو مذکورہ سرکیولر میں موجود شرائط موجودہ معاملے میں مطمئن نہیں ہوئی ہیں، اپیل گزاروں کو کوئی راحت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ جب دوسرے اپیل کنندہ کے دو بڑے بیٹے تھے، جو فائدہ مند ملازمت میں تھے، اس حقیقت سے کہ وہ ریلوے ملازمین نہیں تھے، دہلی میں مقیم نہیں تھے، اس صورت حال کو تبدیل نہیں کیا کہ سرکیولر کی تاریخ مورخہ 1992-8-11 کی قیود کو پورا نہیں کیا گیا تھا، جس کے تحت صرف باقاعدگی کی اجازت تھی۔ جیسا کہ پہلے لایا گیا تھا، ٹریبونل نے اس پہلو کو نظر انداز کر دیا کہ سرکیولر کا مقصد صرف اہل افراد کو درج کرنا تھا، جو باقاعدگی کا دعوی کر سکتے تھے، لیکن دعوی کرنے سے پہلے ریلوے ملازم ہونے کی اہم شرط کو پورا کرنا تھا۔ فوری معاملے میں، پہلا اپیل کنندہ، اس بنیاد پر، اکیلے ہی اہل تھا(صنفی نااہلی کے تابع)۔ لہذا دوسرا اپیل کنندہ رہائش کو برقرار رکھنے کے لیے اس کے حق میں اپنی پسند / اختیار کا استعمال کر سکتا ہے، اور ریلوے حکام کو اس کے حق میں سہ ماہی کو باقاعدہ بنانے پر مجبور کر سکتا ہے، بشرطیکہ مقررہ دیگر شرائط کی تکمیل ہو۔ ظاہر ہونے والی غلطی کو اس طرح درست کیا جاتا ہے، جس میں حقائق اور حالات میں پہلے اپیل کنندہ کو سہ ماہی کو باقاعدہ بنانے کا واحد اہل قرار دیا جاتا ہے۔

ہمارے سامنے یہ بھی بتایا گیا کہ سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، بمبئی بنچ نے او اے 314، سال 1990 میں اپنے ایک فیصلے میں 12.2.1992 (ضمیمہ، صفحہ-8) مس امیکا آر نائر و دیگر بنام یونین آف انڈیا و دیگراں، ٹی اے نمبر 467، سال 1986، جس میں ریلوے بورڈ کے سابقہ سرکیولر مورخہ 27.2.1982 پر سوال اٹھایا گیا تھا، میں اپنے خود کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے کہا کہ یہ اپنے آپ میں غیر آئینی ہے کیونکہ یہ شادی کی وجہ سے خواتین کے درمیان صنفی امتیاز اور امتیازی سلوک کی جڑواں برائیوں کا شکار ہے۔ ہم بھی اسی نظریے پر پہنچے ہیں کہ فوری معاملہ صنفی امتیاز کا ہے اور اس لیے اسے آئین کے آرٹیکل 14 کے مطابق لایا جانا چاہیے اور اس کے ذریعے لایا جانا چاہیے۔ یہ سمجھا جائے گا کہ سرکیولر کو پڑھا گیا ہے اور اسے اس انداز میں پڑھا گیا ہے کہ شادی شدہ بیٹی کو اہل میں سے ایک کے طور پر اس کے حق میں اس کی شروعات سے، دیگران کے ساتھ، دو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شرائط کے تابع ہے کہ وہ (i) ریلوے ملازم ہے؛ اور (ii) سبکدوش اہلکار نے باقاعدگی کے لیے اپنے حق میں انتخاب کا استعمال کیا ہے۔ اس طرح حکم دیا جاتا ہے۔

اوپر بیان کردہ وجوہات کی بناء پر، اس اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور جواب دہندگان کو ہدایت جاری کی جاتی ہے کہ وہ دوسرے اپیل کنندہ کی سبکدوشی کی تاریخ سے پہلے اپیل کنندہ کے حق میں سہ ماہی کو باقاعدہ بنائیں اور اس کے مطابق مکان کرایہ کی وجہ سے چارجز کو منظم / دوبارہ ایڈجسٹ کریں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document